AL-HIKMAH INTERNATIONAL

خطبہ جمعہ

بعنوان

رضائے الٰہی کا حصول اور
غضبِ الٰہی سے بچاؤ کیسے؟

سلسلة منبر الحكمة
233

بتاریخ: 15 جنوری 2021
بمطابق: ٢٩ جمادی الاولیٰ ١٤٤٢ ھج

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہم نکات

① ......اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے ذرائع اور اعمال

② ......غضبِ الٰہی سے بچاؤ کیسے؟

③ ......اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کی علامات

④ ......اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور غضب سے بچنے کی چند مسنون دعائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ ، لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ؛ أَمَّا بَعْدُ!

تمہید

اللہ تعالیٰ کی رضا، زندگی کے نیک اعمال کا ماحاصل اور دنیاو آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے۔اس لیے اللہ کی رضا کو حاصل کرنا خواہشات کا مرکز ومحور ہونا چاہیے۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام ،نیکوکار، شہداء اور اہل ایمان کی زندگی کا مقصد رضائے الٰہی کا حصول رہا ہے۔ رضائے الٰہی کا حصول، جنت اور اس کی سبھی نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ کو راضی کرنے کی خاطر اہل ایمان کی آنکھیں نم اور دل خوف سے کانپتے ہیں۔ اسی بارے فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ﴾ [البقرة:207]

’’اور بعض لوگ وہ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب میں اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑی مہربانی کرنے والا ہے۔‘‘

﴿تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا﴾ [الفتح:29]

’’تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں۔‘‘

﴿وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ﴾ [التوبة:72]

’’اور اللہ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے۔‘‘

رضائے الٰہی کے حصول کے ذرائع

① ......اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کا طریقہ:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دنیا میں اللہ کو راضی کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دین، احکام اور فیصلوں پر راضی ہو جائیں، اس پر دل وجان سے ایمان لائیں، ہر حال اور ہر وقت سمع واطاعت کریں، گناہ اور نافرمانی سے بچنے کی کوشش کریں۔کوئی مسلمان بندہ اللہ کی رضا مندی کو حاصل نہیں کرسکتا جب تک اچھی اور بری تقدیر پر مکمل ایمان نہیں لاتا۔

☆......سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ ، مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا ، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا ، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا))

”اُس شخص نے ایمان کا مزہ چکھ لیا، جو اللہ کے رب،اسلام کے دین اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر (دل سے) راضی ہو گیا۔“

صحيح مسلم: 34

②......رضائے الٰہی کو حاصل کرنے کی بنیاد:

رضائے الٰہی کے حصول کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے لیے محبت اور نفرت پر ہے۔مسلمانوں سے ایمان وعقیدہ کی بنیاد پر محبت اور کفار ومشرکین سے کفر وشرک کی بنا پر بغض ونفرت رکھنا ایمان کا لازمی تقاضہ ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ [الفتح:29]

”محمد اللہ کے رسول ہیں اور جولوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں۔“

☆......سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ ، وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ ، وَأَعْطَى لِلّٰهِ ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ))

”جس نے اللہ ہی کی رضا کے لیے محبت کی اور اللہ ہی کی رضا کے لیے دشمنی کی، اللہ ہی کی رضا کے لیے دیا اور اللہ ہی کے رضا کے لیے منع کر دیا تو اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔“

[صحيح] سنن ابو داود:4681

③......غم وپریشانی میں رضائے الٰہی کا حصول:

غمی وخوشی اور زندگی کے ہر حال میں اپنے قول وعمل سے اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کا خیال رکھنا کہ کہیں مجھ سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو جس سے میرا رب ناراض ہوجائے۔انتہائی غم میں بھی رسول اللہ ﷺ نے اپنے بیٹے سیدنا ابراہیم کی وفات پر اپنے رب کو راضی کرنے والے کلمات کہے:

((إِنَّ العَيْنَ تَدْمَعُ ، وَالقَلْبَ يَحْزَنُ ، وَلاَ نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا))

”آنکھیں اشکبار اور دل غمزدہ ہے اور ہم وہی کہتے جس سے ہمارا رب راضی ہو۔“

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح البخاری:1303

④......سیدنا سلیمان علیہ السلام کی نعمتوں پر رضائے الٰہی کی دعا:

اکثر لوگوں کو مال ودولت کی فراوانی اور جاہ وحشمت تکبر وغرور میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جب کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام اپنے رب سے دعا گو ہوئے: مجھے اس بات کی توفیق عطا فرما کہ میں تیری نعمتوں پر شکر گزار بنوں اور وہی کام کروں جو تجھے پسند ہیں۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام کو علم کی نعمت عطا ہونے پر عمل کی فکر دامن گیر ہوئی، کیونکہ عمل کے بغیر علم انسان کے خلاف حجت ہوتا ہے۔ چیونٹیوں کی گفتگو سننے کے بعد اپنے رب سے دعا گو ہوئے:

﴿رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ﴾ [النمل:19]

”اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں، جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہیں اور یہ کہ میں نیک عمل کروں، جسے تو پسند کرے اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔“

⑤......نیک اعمال سے اللہ راضی ہوتا ہے: (واقعہ)

امام یحیٰ بن حسین قاہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں مصر میں اپنے استاذ ذی النون کی مجلس میں حاضر ہوا، انھوں نے میرے رویے سے عجب پسندی اور حاضرین مجلس پر خود پسندی کو بھانپتے ہوئے دیکھ کر کہا:

(لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی أَخْفَى ثَلَاثًا فِي ثَلَاثٍ: أَخْفَى غَضَبَهُ فِي مَعْصِيَتِهِ، وَأَخْفَى رِضَاءَهُ فِي طَاعَتِهِ، وَأَخْفَى وَلَايَتَهُ فِي عِبَادِهِ، فَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنْ مَعَاصِيهِ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُوْنَ فِيهِ غَضَبُهُ، وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنْ طَاعَتِهِ فَلَعَلَّهُ يَكُوْنُ فِيهِ رِضَاؤُهُ، وَلَا تَحْقِرَنَّ أَحَدًا مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُوْنَ وَلِيًّا مِنْ أَوْلِيَائِهِ)

”تم ایسا نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو تین میں چھپا دیا ہے، اپنے ناراض ہونے کو گناہ کے کاموں میں، اپنی رضامندی کو اطاعت کے کاموں میں اور اپنے اولیاء کو عام بندوں میں چھپا دیا ہے۔ لہٰذا تم گناہ کے کسی کام کو کم تر مت جانو ہوسکتا ہے اُسی میں اللہ کی ناراضی ہو، اور تم اطاعت کے کسی کام کو حقیر مت سمجھو، ہوسکتا ہے وہی اللہ کی رضا مندی کا سبب ہو، اور اللہ کے بندوں میں کسی کو کم تر نہ جانو، ہوسکتا ہے کہ وہی اللہ کا ولی بندہ ہو۔“

الزھد الکبیر ، للامام البیھقی، 298/1، ح:759۔

⑥......اللہ کو راضی کرنے میں جلدی کیجئے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

زندگی میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے جلدی کرنی چاہیے، اپنے وقت کو غنیمت جانتے ہوئے نیک اعمال کرنے اور گناہوں سے توبہ وتائب ہونے میں جلدی کرنی چاہیے، تاکہ اللہ کی خوشنودی حاصل ہو جائے۔

بنی اسرائیل قوم کو جب فرعونیوں سے نجات ملی تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام جلدی میں تورات لینے اور رب سے ملاقات کے لیے کوہِ طور پر چلے آئے۔ جس قوم نے غلامی سے تازہ تازہ نجات پائی ہو، ان کے پاس رہ کر قدم قدم ان کی رہنمائی کرنا اور غلطیوں پر سرزنش کرنا بہت ضروری تھا، تو اللہ تعالیٰ نے جلد ملاقات کی وجہ پوچھی تو جواب میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا:

﴿وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى﴾ [طہ:20]

''اور میں تیری طرف جلدی آ گیا اے میرے رب! تاکہ تو راضی ہو جائے۔''

- اہلِ ایمان جب مشکل اور پریشانی میں اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرتے ہیں تو وہ اللہ کی رضا اور فضل وکرم کو حاصل پالیتے ہیں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا ہے:

﴿وَ اتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ﴾ [آل عمران:174]

''اور انھوں نے اللہ کی رضا کی پیروی کی اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔''

- کسی قوم کے رئیس کا حق یہ ہے کہ وہ ان کے پیچھے رہ کر ان کے ہر فرد کا خیال رکھے۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ذکر کرتے ہیں:

(كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيْرِ فَيُزْجِي الضَّعِيْفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُوْ لَهُمْ)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں پیچھے رہتے، کمزور (کی سواری) کو ہانکتے اور (پیدل کو) پیچھے بٹھا لیتے اور ان کے لیے دعا کرتے۔''

[صحیح] سنن ابوداود:2639- سلسلة الأحاديث الصحيحة:2120

⑦......حمد وشکر، رضائے الٰہی کا موجب:

مؤمن بندہ جب بھی اللہ کی تعریف اور نعمتوں پر شکر ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے خوش ہوتا ہے، مزید فضل وکرم کرتا اور رحمت وبرکت سے نوازتا ہے۔ جب اللہ کی نعمتیں بے شمار ہیں تو اُس کا شکر بھی بے حساب ہونا چاہیے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا))

''اللہ اپنے بندے سے راضی ہوتا ہے جب وہ کھانا کھا کر اس کا شکر ادا کرے یا پی کر اس کا شکر کرے۔''

صحیح مسلم:2734

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

⑧......اللہ تعالیٰ شکر گزاری سے خوش ہوتا ہے:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو اس حد تک اختیار دیا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو ایمان لا کر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کریں، یا کفر کرتے ہوئے احکامِ الٰہیہ کی نافرمانی اور نعمتوں کی ناشکری کی روش اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ اس اختیار سے اپنے بندوں کو آزماتا ہے، مگر وہ یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کے بندے نافرمانی اور شکری کے راستے پر چلیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنْ تَكْفُرُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَإِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ﴾

[الزمر:7]

''اگر تم ناشکری کرو تو یقیناً اللہ تم سے بہت بے پروا ہے اور وہ اپنے بندوں کے لیے ناشکری پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لیے پسند کرتا ہے۔''

مزید دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ﴾ [ابراھیم:7]

''بے شک اگر تم شکر کرو گے تو میں ضرور ہی تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو بلاشبہ میرا عذاب یقیناً بہت سخت ہے۔''

⑨......رضائے الٰہی کا متلاشی اور نافرمان برابر نہیں ہو سکتے:

جو شخص سراپا سمع و اطاعت ہو اور اس کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ لیکن دوسرا شخص کفر اور نافرمانی میں حد سے بڑھ جائے، یہاں تک کہ حدود اللہ کو پامال کرنے میں سرگرمِ عمل ہو۔ دونوں میں سے کون رضائے الٰہی کا مستحق ہے اور کون عذاب وسزا کا مستحق ہے؟ یقیناً اللہ کی فرمان برداری کرنے والا رضائے الٰہی کا حقیقی متلاشی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ﴾ [آل عمران:162]

''تو کیا وہ شخص جو اللہ کی رضا کا متلاشی ہو اُس شخص جیسا ہے جو اللہ کی طرف سے کوئی ناراضی لے کر پلٹا۔''

دوسرے مقام پر ارشادِ ربانی ہے:

﴿أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ۞ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ﴾ [القلم:35]

''تو کیا ہم فرماں برداروں کو جرم کرنے والوں کی طرح کر دیں گے؟ کیا ہے تمھیں، تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟''

⑩......لوگوں کی خاطر اللہ کو ناراض مت کیجئے:

جو شخص لوگوں کو خوش کرنے کی خاطر اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے، مثلاً لوگوں کے ڈر سے کسی گناہ کا ارتکاب کرتا،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دوستوں کی خاطر کسی گناہ کی مجلس میں شامل ہوتا، دنیاداری کی خاطر دینی فریضہ نماز وغیرہ کو ترک کر دیتا، وہ شخص انتہائی گھاٹے اور نقصان میں ہے، اُس کے لیے حدیث نبوی میں بہت سخت وعید بیان ہوئی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنِ التَمَسَ رِضَاءَ اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ ، وَمَنِ التَمَسَ رِضَاءَ النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ))

''جو لوگوں کی ناراضی مول لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا طلبگار ہو تو لوگوں کی تکلیف سے اللہ تعالیٰ اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی ناراضی مول لے کر لوگوں کی رضامندی کا خواہشمند ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔''

[صحيح] سنن الترمذى:2414

☆......اس کے برعکس اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ لوگوں کی پرواہ کیے بغیر اللہ کے حکم پر استقامت اختیار کریں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ﴾ [التوبة:62]

''حالانکہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ حق دار ہے کہ وہ اسے خوش کریں، اگر وہ مومن ہیں۔''

⑪......اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کی نشانی:

جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے خوش ہوتا ہے تو اُسے مزید نیکی کے کاموں کی توفیق عطا فرماتا ہے، آسمان اور زمین والے سبھی اس سے محبت کرتے ہیں اور لوگوں کے ہاں بندے کی قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾ [مريم:96]

''بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے عنقریب ان کے لیے رحمان محبت پیدا کر دے گا۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو سیدنا جبریل علیہ السلام کو حکم دیتے ہیں کہ تم بھی اس سے محبت کرو اور اہل آسمان میں اعلان کر دو:

((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ القَبُوْلُ فِي الأَرْضِ))

''اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے، لہٰذا تم بھی اس سے محبت رکھو، چنانچہ تمام اہل آسمان اس سے محبت رکھتے ہیں اور زمین میں بھی اس کی قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح البخاری: 3209

⑫......نیک اعمال سے اللہ کی رضا کو حاصل کیجئے:

اہلِ ایمان کا نمایاں خوبی ہے کہ وہ نیک عمل کو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خوشنودی چاہتے ہوئے انجام دیتے ہیں۔ان کے اقوال کی گواہی اُن کے اعمال دیتے ہیں۔صدق وصفا مؤمن کا شیوہ ہے، ظاہر کی طرح اُن کا باطن بھی اُجلا ہوتا ہے۔

☆......سورت اللیل میں اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے کہا: جو انسان اعطائے مال، تقویٰ اور تصدیق بالحسنٰی کے اوصاف کو اپنائے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے راستے پر گامزن ہے۔اس کے برعکس جو انسان بخیلی، حلال وحرام اور جائز و ناجائز سے لا پرواہ اور حق کی تکذیب کی راہ پر چلنے والا ہو وہ بالآخر جہنم کے گڑھے میں گرے گا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى * اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى * وَلَسَوْفَ يَرْضٰى﴾

[اللیل:19-21]

”حالانکہ اس کے ہاں کسی کا کوئی احسان نہیں ہے کہ اس کا بدلہ دیا جائے، بلکہ (وہ صرف) اپنے رب کی رضا طلب کرنے کے لیے (دیتا ہے) جو سب سے بلند ہے۔اور یقیناً عنقریب وہ راضی ہو جائے گا۔“

☆...... روزِ قیامت سچے لوگوں کا بدلہ وجزاء یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے ہمیشہ کے لیے راضی ہو جائے گا، یہی اصل اور بڑی کامیابی ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [المائدہ:119]

”اللہ فرمائے گا یہ وہ دن ہے کہ سچوں کو ان کا سچ نفع دے گا، ان کے لیے جنتیں ہیں، جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ہمیشہ، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے، یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔“

⑬......اچھے بول، رضائے الٰہی کا ذریعہ:

اچھے اخلاق، نیکی کی بات اور شیریں کلام کا اثر دل پر پڑتا ہے۔جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ وہ بلند درجے عطا کرتا ہے جس کا گمان بھی نہیں کیا جا سکتا اور اس سے رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے۔اس کے برعکس بد اخلاقی اور بری بات اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور عذاب کا ذریعہ ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ ، لاَ يُلْقِيْ لَهَا بَالًا ، يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دَرَجَاتٍ ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ ، لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا ، يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ))

''ایک بندہ اللہ کی رضا مندی کے لیے ایک بات کہتا ہے، اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا مگر اسی کی وجہ سے اللہ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے، جب کہ ایک دوسرا بندہ ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضی کا باعث ہوتا ہے، اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا مگر اس کی وجہ سے وہ جہنم میں گر جاتا ہے۔''

صحیح البخاری:6478

⑭......اللہ کو راضی کرنے کی خاطر خواہشات کی قربانی:

جس بندے نے نفسانی خواہشات کی بجائے اطاعتِ الٰہی اور احکامِ الٰہی کی راہ اختیار کی یقیناً اُس نے اپنے رب کو راضی کر لیا۔ انسانی اور شیطانی خواہشات ہر دم بندے کو اطاعت سے روگردانی اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دینے والے کاموں پر اکساتی ہیں، لیکن جس نے اللہ کو راضی کرنے کی خاطر خواہش نفس پر کنٹرول پا لیا وہ کامیاب ہو گیا۔

کامیابی اور ناکامی کو دو آیتوں میں بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۞ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ﴾ [الشمس:9-11]

''یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے اپنے آپ کو پاک کر لیا اور اور یقیناً وہ نامراد ہو گیا جس نے اسے مٹی میں ملا دیا۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((عَبْدِيْ تَرَكَ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِيْ ، وَالصَّوْمُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ))

''میرے بندے نے اپنی خواہشات، اپنے کھانے اور پینے کو میری رضامندی کو طلب کرتے ہوئے ترک کیا ہے، روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔''

[صحیح] مسند احمد: 9138

⑮......ذکرِ الٰہی، رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ:

اللہ تعالیٰ کی یاد، اپنی زبان اور حرکات وسکنات سے ذکر الٰہی سے اللہ کریم بہت خوش ہوتا ہے۔اس کے ساتھ ذکر کرنے والا اپنے جسم اور دل میں سکون واطمینان محسوس کرتا ہے، گویا رب کی رضا کے ساتھ بندہ راضی ہوتا ہے۔

﴿فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا وَ مِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَ اَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى﴾ [طه: 130]

''سو آپ اس پر صبر کیجئے جو وہ کہتے ہیں اور سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے اپنے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو اور رات کے کچھ اوقات میں بھی پس تسبیح کر اور دن کے کناروں میں، تاکہ تو راضی ہو جائے۔''

⑯......والدین کی رضامندی اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا باعث:

اللہ کی رضامندی کو حاصل کرنے کا سب سے آسان مختصر اور قوی ترین راستہ والدین کی خوشنودی میں ہے۔اور والدین کی ناراضی اللہ کے ناراض ہونے کی علامت ہے۔جب رشتے دودھیال،ننھیال،سسرال اور اولادوں سے آگے بڑھ جائیں تو رشتوں میں توازن رکھنا اور والدین کے بڑھاپے میں ان کی رضامندی کا خیال رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رِضَا الرَّبِّ فِي رِضَا الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ))

''اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی والد کے ناراض ہونے میں ہے۔''

الادب المفرد للامام البخاری: 02

⑰......اللہ کی رضا اور ناراضی کس میں ہے؟

اللہ تعالیٰ کی کمال رحمت ہے کہ اُس نے اپنی رضا و ناراضی اور اپنی پسند و ناپسند واضح کر دی ہے، تاکہ اللہ کو راضی کرنے والے کے لیے کوئی مشکل نہ ہو اور اللہ کو ناراضی کرنے والے کے لیے کوئی عذر اور حجت باقی نہ رہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلاثًا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلاثًا، فَيَرْضَى لَكُمْ: أَنْ تَعْبُدُوهُ، وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ: قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ))

''بلا شبہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین چیزیں پسند کرتا ہے اور تین ناپسند کرتا ہے، وہ تمہارے لیے پسند کرتا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقوں میں نہ بٹو۔ اور وہ تمہارے لیے قیل وقال (فضول باتوں) کثرتِ سوال اور مال کو ضائع کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔''

صحیح مسلم:1715

⑱......اللہ تعالیٰ کن لوگوں سے راضی ہے؟

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فَلَهُ الرِّضَا ، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ))

''بڑا ثواب بڑی آزمائش کے ساتھ ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو اسے آزماتا ہے، پھر جو اللہ کی تقدیر پر راضی ہو اس کے لیے اللہ کی رضامندی ہے اور جو قوم اللہ کی تقدیر سے ناراض ہو تو اللہ بھی اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔''

[حسن صحیح] سنن الترمذی:2396

⑲......اہل جنت کے لیے رضامندی کا اعلان:

جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اہل جنت سے مخاطب ہوں گے: کیا تم راضی ہو؟ اہل جنت جواباً کہیں گے: اے ہمارے رب کیوں نہیں، ہم تجھ پر راضی ہیں، تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے جو ہمارے تصور میں بھی نہیں: تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

((أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ أَبَدًا))

''میں تم پر ہمیشہ کے لیے راضی ہوں، کبھی تم پر ناراض نہیں ہوں گا۔''

[صحیح] سنن الترمذی: 2555

عذابِ الٰہی سے بچاؤ کیسے؟

گناہ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ، اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں اور غضبِ الٰہی اور عذاب کا موجب ہیں، جو قوم اعلانیہ گناہوں پر دلیر ہو جاتی ہے تو وہ بالآخر اللہ کے قہر و غضب کا شکار ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں سابقہ تباہ ہونے والی اقوام کا تذکرہ بڑی تفصیل سے موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَا اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ﴾ [محمد:28]

''یہ اس بنا پر کہ یہ وہ راہ چلے جس سے انہوں نے اللہ کو ناراض کر دیا اور انہوں نے اس کی رضامندی کو برا جانا، تو اللہ نے ان کے اعمال اکارت کر دیئے۔''

①......روزِ قیامت غضبِ الٰہی کا احساس:

قیامت کے دن کے لیے زیادہ سے زیادہ نیک عمل کریں؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت بہت غیظ و غضب میں ہوں گے۔ یہ دنیا دار العمل اور قیامت کا دن دار الجزاء یعنی بدلے کا دن ہے:

سیدنا آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام بھی اس سخت صورت حال سے پکار اٹھیں گے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((رَبِّیْ غَضِبَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَا یَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ))

''اللہ تعالیٰ آج اس درجہ غضبناک ہے کہ کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا تھا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔''

صحیح البخاری:3340

②......شرک، غضبِ الٰہی کا موجب:

مسلمان ہمیشہ اللہ تعالی سے رحمت اور رضا مندی کی لو لگاتا اور اللہ کے غضب اور ناراضی سے بچتا ہے، جبکہ شرک غضبِ الٰہی اور عذاب کا سب سے بڑا موجب ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا﴾

[الأعراف:152]

''جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنایا انھیں ان کے پروردگار کا غضب ضرور پہنچے گا اور دنیا میں انہیں ذلت ملے گی۔''

تنبیہ: سیدنا موسیٰ علیہ السلام تورات لینے کے لیے کوہ طور پر گئے تو قوم نے بچھڑے کو معبود بنا لیا، جس کی دنیا میں سزا یہ دی گئی کہ شرک میں مبتلا لوگوں کے متعلق حکم نازل ہوا کہ انھیں قتل کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کو کفر وشرک سخت ناپسند ہے، اسی لیے جب بھی کوئی بندہ کفر یا شرک کرتا ہے تو اللہ تعالی اس پر سخت غضبناک ہوتا ہے۔فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ شَرَحَ بِالْکُفْرِ صَدْرًا فَعَلَیْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ﴾ [النحل:106]

''جس نے خوشی سے کفر کیا ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔''

③......کافر اور فاسق لوگوں سے اللہ راضی نہیں ہوتا:

جس طرح اللہ تعالیٰ نے فسق وفجور کو ناپسند کیا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ منافق اور فاسق لوگوں سے قطعاً محبت نہیں کرتا اور انھیں پسند بھی نہیں کرتا۔لہٰذا مسلمان بھی ایسے لوگوں کو رضا مندی نہ چاہیں، جن سے اللہ راضی نہیں:

﴿فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَرْضٰی عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ﴾ [التوبة:96]

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ فاسق وفاجر لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔''

دوسری آیت مبارکہ میں کفر وفسق سے متعلق ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَکَرَّهَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ﴾ [الحجرات:7]

''اور اللہ نے کفر اور گناہ اور نافرمانی کو تمہارے لیے ناپسندیدہ بنا دیا۔''

④......مال اور جاہ وحشمت اللہ کی رضا وناراضی کی علامت نہیں:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مال ودولت کی کمی وبیشی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، وہ جسے چاہتا ہے دے کر آزماتا ہے اور جسے چاہتا ہے فقر وفاقہ سے آزماتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی رضا یا ناراض ہونے کی کوئی علامت نہیں، کیونکہ مال وزر تو اللہ تعالیٰ نے مسلم وکافر سب کو عطا کیا ہے، اصل معیار تقویٰ اور خوفِ الٰہی ہے۔ جو لوگ بس دنیوی مال وحشمت پر خوش اور اسی کو رضا الٰہی کی بنیاد سمجھتے ہیں، دراصل وہ بہت غلط فہمی کا شکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قارون کو بہت خزانے عطا کیے لیکن کفر وسرکشی کی وجہ سے اُسے خزانے سمیت زمین میں دھنس دیا گیا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاَمَّا الْاِنسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۞ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ﴾ [الفجر:15-16]

''پس جب انسان کو اس کا رب آزمائے، پھر اسے عزت بخشے اور اسے نعمت دے تو وہ کہتا ہے، میرے رب نے مجھے عزت بخشی۔ اور لیکن جب وہ اسے آزمائے، پھر اس پر اس کا رزق تنگ کردے تو وہ کہتا ہے، میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔''

⑤......جن وانس کی ناشکری سے اللہ ناراض ہوتا ہے:

اللہ تعالیٰ کل کائنات سے بے پرواہ اور غنی ہے، اُس کی کمال رحمت یہ ہے کہ اُس نے اپنے بندوں سے ایمان اور شکر گزاری کو پسند کیا ہے، کیونکہ اِس سے وہ خوش ہوتا ہے، جب کہ کفر وشرک اور نافرمانی کو سخت ناپسند کیا ہے۔ کیونکہ اِس سے وہ ناراض اور غضبناک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ﴾ [ابراهيم:8]

''اگر تم سب اور روئے زمین کے تمام انسان اللہ کی ناشکری کریں تو بھی اللہ بے نیاز اور تعریف والا ہے۔''

☆......اللہ کریم اس بات سے بے پرواہ اور پاک ہے کہ کفر وشرک اور نافرمانی سے اسے کوئی نقصان ہو، بلکہ خسارا اور گھاٹا ناشکری کرنے والے کا ہے۔ ایک حدیث قدسی میں ہے کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا))

''اے میرے بندو! اگر تمہارا پہلا اور آخری شخص اور تمہارے جن وانس تم میں سے بدترین گناہ گار کے مانند ہو جائیں تو بھی اس سے میری بادشاہی میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔''

صحيح مسلم:2577

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کی علامات

①: بندے کو زیادہ سے زیادہ نیکی کے کاموں کی توفیق حاصل ہونا۔ مثلاً نفل نماز، روزہ اور صدقہ وخیرات وغیرہ

②: اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کی حفاظت کرنا، مال وجان، عزت وآبرو اور اہل واولاد وغیرہ۔ اس طرح کہ بندہ دیکھے، سنے اور چلے تو اللہ کی رضا کی خاطر۔

③: بندے کی لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہونا اور لوگوں کا اس سے راضی ہونا۔

④: گناہوں سے تائب ہونے کی توفیق ملنا۔ گناہوں پر ندامت ہونا اور استغفار کرنا، اللہ کے راضی ہونے کی دلیل ہے۔

عذابِ الٰہی سے بچاؤ کی دعائیں

اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور غضب سے بچنے کے لیے چند مسنون دعائیں نقل کی جاتی ہیں:

اللہ کی ناراضی اور عذاب سے حفاظت:

نفل نماز میں دیگر دعاؤں کے ساتھ کثرت سے یہ دعا بھی اللہ کے عذاب وناراضی سے بچنے کے لیے کیا کریں:

اَللّٰھُمَّ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

’’اے اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضی وغصہ سے پناہ چاہتا ہوں، تیری عافیت وحفاظت کے ساتھ تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں، میں تیرے ساتھ تجھ ہی سے پناہ چاہتا ہوں، ‘‘

صحيح مسلم: 486

دنیا وآخرت کے عذاب سے پناہ:

اَللّٰهُمَّ إِنِّى أَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا وَضِيقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

’’اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی تنگدستی سے اور قیامت کے دن کی سختی سے۔‘‘

[حسن صحيح] سنن ابوداود:5085

بُری تقدیر اور آفات کی سختی سے بچاؤ:

اَللّٰھُمَّ إِنِّى أَعُوذُبِكَ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ ، وَمِنْ دَرْكِ الشَّقَاءِ ، وَمِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ ، وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ

’’اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بری قضاء سے، اور بدبختی میں پڑنے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اور آفت کی سختی سے‘‘

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح مسلم: 2707

نا گہانی عذاب سے بچنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ ، وَفُجَاءَ ةِ نِقْمَتِكَ ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ

”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تیری دی ہوئی کوئی نعمت چھن جائے یا تیری دی ہوئی حفاظت پلٹ جائے، یا تیرا کوئی نا گہانی عذاب آجائے، تیرے تمام غصے اور ہر طرح کی ناراضی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

صحیح مسلم:2739

زمینی اور آسمانی عذاب سے پناہ کی دعا:

زمینی وآسمانی نا گہانی آفات، دنیاوی معاملات میں پریشانی اور ظالم سے نجات کی دعا

((لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ الْـحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ ، وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ))

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی برحق معبود نہیں، وہی بردبار، عزت والا ہے۔ اللہ پاک ہے، جو عرش عظیم کا رب ہے۔ اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں پروردگار ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔“

[صحیح] سنن ابن ماجه: 3883

خلاصه جمعه

① اللہ کو راضی کرنے کا طریقہ:

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ ، مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا ، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا ، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا))

صحیح مسلم: 34

② رضائے الٰہی کو حاصل کرنے کی بنیاد:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ [الفتح:29]

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ ، وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ ، وَأَعْطَى لِلّٰهِ ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ))

[صحیح] سنن ابو داود:4681

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

③ غم و پریشانی میں رضائے الٰہی کا حصول:

رسول اللہ ﷺ اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر غمزدہ ہوئے اور اپنے رب کو راضی کرنے والے کلمات کہے:

((إِنَّ العَيْنَ تَدْمَعُ ، وَالقَلْبَ يَحْزَنُ ، وَلاَ نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا))

صحيح البخاری:1303

④ سیدنا سلیمان علیہ السلام اور نعمتوں پر رضائے الٰہی کے لیے دعا:

﴿رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰى وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ﴾ [النمل:19]

⑤ اللہ کو راضی کرنے میں جلدی کیجئے:

﴿وَعَجِلْتُ اِلَیْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى﴾ [طه:20]

﴿وَ اتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ﴾ [آل عمران:174]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے رسول کریم ﷺ کے متعلق ذکر کرتے ہیں:

(كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ فَيُزْجِي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُمْ)

[صحيح] سنن ابوداود:2639۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة:2120

⑥ حمد و شکر، رضائے الٰہی کا موجب:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا))

صحيح مسلم:2734

⑦ شکر گزاری سے اللہ راضی ہوتا ہے:

﴿اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْكُمْ وَلَا یَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَاِنْ تَشْكُرُوْا یَرْضَهُ لَكُمْ﴾

[الزمر:7]

مزید دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ﴾ [ابراھیم:7]

⑧ رضائے الٰہی کا متلاشی اور نافرمان برابر نہیں ہو سکتے:

﴿اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ﴾ [آل عمران:162]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

⑨ لوگوں کی خاطر اللہ ناراض مت کیجئے:

((مَنِ التَمَسَ رِضَاءَ اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ ، وَمَنِ التَمَسَ رِضَاءَ النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ))

[صحیح] سنن الترمذی:2414

﴿ وَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴾ [التوبة:62]

⑩ اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کی نشانی:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾ [مریم:96]

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ القَبُوْلُ فِي الأَرْضِ))

صحیح البخاری: 3209

⑪ نیک اعمال سے اللہ کو راضی کیجئے:

﴿وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ❁ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ❁ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى﴾

[اللیل:19-21]

﴿قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [المائدہ:119]

⑫ اچھے بول، رضائے الٰہی کا ذریعہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ ، لَا يُلْقِىْ لَهَا بَالًا ، يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ ، وَإِنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ ، لَا يُلْقِىْ لَهَا بَالًا ، يَهْوِىْ بِهَا فِىْ جَهَنَّمَ))

صحیح البخاری:6478

⑬ اللہ کو راضی کرنے کی خاطر خواہشات کی قربانی:

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ❁ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ﴾ [الشمس:9-11]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((عَبْدِیْ تَرَکَ شَهْوَتَه وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِیْ ، وَالصَّوْمُ لِیْ وَأَنَا أَجْزِیْ بِهٖ))

[صحیح] مسند احمد: 9138

⑭ ذکرِ الٰہی، رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ:

﴿فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا وَ مِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَ اَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰی﴾ [طه: 130]

⑮ والدین کی رضامندی اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا باعث:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رِضَا الرَّبِّ فِی رِضَا الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِی سَخَطِ الْوَالِدِ))

لادب المفرد للامام البخاری: 02

⑯ اللہ کی رضا اور ناراضی کس میں ہے؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ یَرْضٰی لَكُمْ ثَلَاثًا، وَیَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا، فَیَرْضٰی لَكُمْ: أَنْ تَعْبُدُوْهُ، وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا، وَأَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا، وَیَكْرَهُ لَكُمْ: قِیلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ))

صحیح مسلم:1715

⑰ اللہ تعالیٰ کن سے راضی ہوتا ہے؟

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِیَ فَلَهُ الرِّضَا، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ))

[حسن صحیح] سنن الترمذی:2396

⑱ اہل جنت کے لیے رضامندی کا اعلان:

جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اہل جنت سے مخاطب ہوں گے

((أُحِلُّ عَلَیْكُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا أَسْخَطُ عَلَیْكُمْ أَبَدًا))

[صحیح] سنن الترمذی: 2555

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عذابِ الٰہی سے بچاؤ کیسے؟

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَا اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ﴾ [محمد:28]

① روزِ قیامت غضبِ الٰہی کا احساس:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رَبِّی غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهٗ، وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ))

صحیح البخاری:3340

② شرک، غضبِ الٰہی کا موجب:

شرک غضبِ الٰہی اور عذاب کا سب سے بڑا موجب ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾

[الأعراف:152]

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ [النحل:106]

③ کافر اور فاسق لوگوں سے اللہ راضی نہیں ہوتا:

﴿فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ﴾ [التوبة:96]

دوسری آیت مبارکہ میں کفر وفسق سے متعلق ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ﴾ [الحجرات:7]

④ مال ودولت اور جاہ وحشمت اللہ کی رضا وناراضی کی علامت نہیں:

﴿فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَكْرَمَنِ ۞ وَاَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ﴾ [الفجر:15-16]

⑤ جن وانس کی ناشکری سے اللہ ناراض ہوتا ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنْ تَكْفُرُوْۤا اَنْتُمْ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ حَمِيْدٌ﴾ [ابراهيم:8]

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح مسلم:2577

غضبِ الٰہی سے بچاؤ کی دعائیں

اللہ کی ناراضی اور عذاب سے حفاظت:

نفل نماز میں اور دیگر مواقع پر کثرت سے یہ دعائیں اللہ کے عذاب و ناراضی سے بچنے کے لیے کرنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِى ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

صحیح مسلم: 486

ناگہانی عذاب سے بچنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ إِنِّى أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ

صحیح مسلم:2739

بُری تقدیر اور آفات کی سختی سے بچاؤ:

اَللّٰهُمَّ إِنِّى أَعُوذُ بِكَ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ ، وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ ، وَمِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ ، وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ

صحیح مسلم: 2707

دنیا و آخرت کے عذاب سے پناہ:

اَللّٰهُمَّ إِنِّى أَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

[حسن صحیح] سنن ابو داود:5085

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com